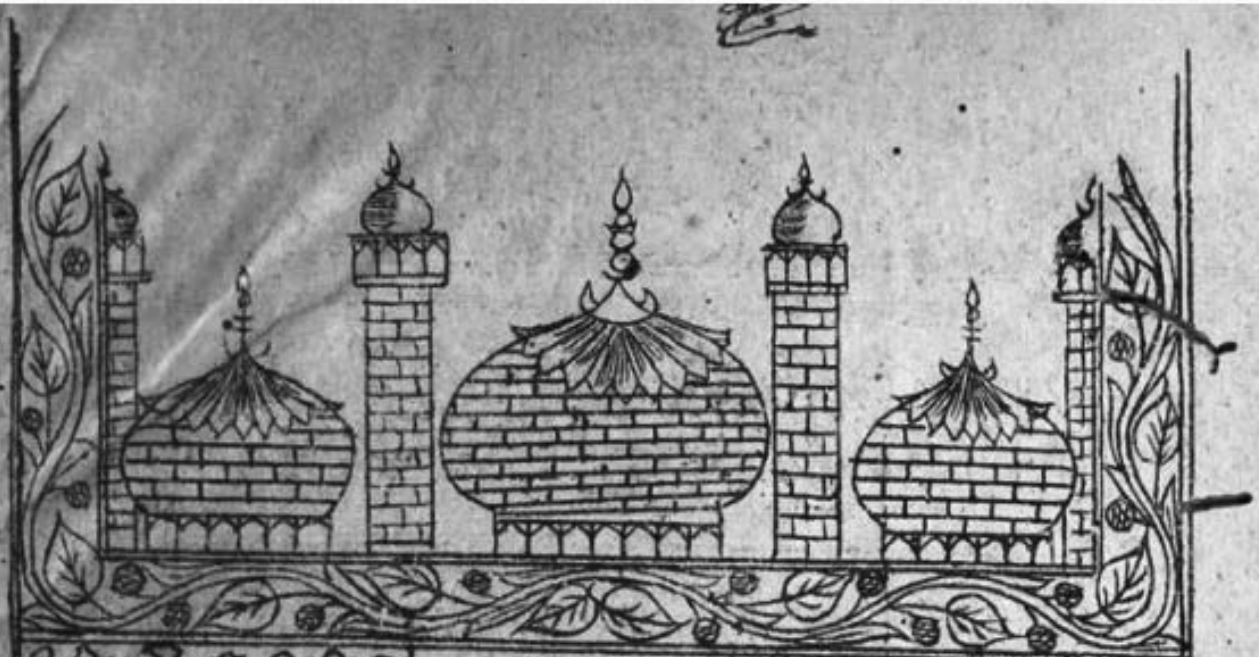

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو العزیز المتعال

پھولا ہے گل زلالت ستان سخن مین
کھلا ہے مین گلشن سے نور آگہی مین
بدے گل ترا آتی ہے ذاکر کے دہن مین
یہ لطف ہے مداحی سلطان زمن مین

ان مصرعہ موزون ہے تصویر کلام
ان سطر مین ہے شعر کی زنجیر کا عالم
ان خط جدول ہے ہے تحریر کا عالم
نسخہ ہے یہ ذاکر کی ہو تقریر کا عالم

پھول ہے یہ جنت ان نبی مین
بلبل اسی گلزار کے ہے شیخ و شاہ مین
گلزار شاہ ہے حسین ابن علی مین
جو ہے مراتب مین ہے عالم علی مین

فردوس اسی نخل ریاضت کا ثمر ہے
طوبا ہی نخل جس سے وہ رحمت کا شجر ہے

ہر بات سے اعجاز مسیحا کا عیان ہو
مردے بھی لحد سے نکل آئین وہ بیان ہو

سبط شہ لولاک ہین خاصان خدا مین
پر حیف کہ میر ان مین گرفتار بلا مین

اے فکر رسا حسن رسائی کا دکھانے
اے ذہن ذکی رنگ سخن آج جمانے
اے طبع شقی ان زر بیضہ کو لٹانے
اے خامہ تو دیوان کو دیوان بنانے

کیون حسن دکھانے کے لئے صاف ہے یہ ہاتھ
کیون خط نکالنے کے لئے صاف ہے یہ ہاتھ
یہ کچھ ہے جیسے الیاس مین یہ ہاتھ
اک موج علی ابن ہے یہ ہاتھ

کیون ہو نہ گلستان سخن خلد بریں
بنا شیخ شجر ہین تو مضامین ہین گل
منقار عنادل ہے زبان خامہ کے سر
کیا کیا ہے چمن صفحہ مین آکر

مین نقشہ رزم شہ دلگیر اتارون
آئینہ خاطر پہ یہ تصویر اتارون

تحریر مین خامہ بھی نہ تقصیر کرے گا
اک حال کو سو رنگ سے تحریر کریگا

بستان سخن آب مدیحت سے ہرا ہے
ذاکر کا بھی دامن گل مقصد سے بھرا ہے

www.emarsiya.com

۷۷

اک صفحۂ قرطاس صفا میں ہے بچھا
ہر شاخ تلک ہے شجر طور بھی شیدا
ہر دانہ صوف سے دیدہ کا ہالہ
نقطہ ہے دل پاک تمام اس کا سویدا

۷۸

ان ہاتھ سے اب یوسف کنعان نکل آئے
ان غول سے پہلوان کے سلیمان نکل آئے
ان جیوٹ سے فرد دس کے نعمان نکل آئے
ان بیچ سے خورشید درخشان نکل آئے

۷۹

آہ یہ سفر فاتحہ خیبر کی ہے رن میں
دہشت سے نہیں جان لعینوں کے بدن میں
روپوش ہیں شیران نہ نخچیر بنے ہیں
ہیبت سے زرہ تار ہے دل نام کفن میں

جدول پہ نہیں معرکہ بازار بنا ہے
جوہر نہ ہے یوسف سا طرحدار بنا ہے

ہاں معرکہ کرب و بلا آج رقم ہو
جو لوح میں لکھا ہے وہ اب زیر قلم ہو

تیروں کو نہ گوشوں میں کمانوں کے امان ہے
تیغوں میں نہ دم باندھنے والوں میں نہ جان ہے

۷۰

اعدا میں یہ ہے شور کہ اولاد علی آئے
ہمراہ صف کفار ہے صندل کی سے آئے
فرزند علی سبط پیمبر کی ہے آمد
ہے آمد شبیر کو جو سید مکی ہے آمد

۷۱

سب کہتے تھے اب یہ ہیں اجل کی گھڑی ہے
اب تاب تحمل نہیں جانوں کی پڑی ہے
رہوار و علم دشت میں نعرے کی لڑی ہے
سب کہتے تھے ہم کو یہ کیا آ کے پڑی ہے

۷۲

فرزند علی ہے سر دغا آتا ہے رن میں
دل بند رسول دو سر آتا ہے رن میں
کیا دیکھتے ہو قہر خدا آتا ہے رن میں
غافل نہ ہو پیغام قضا آتا ہے رن میں

رن میں یہ تلاطم تھا دہلنے لگی ناری
آمد کی یہ گرمی تھی کہ جلنے لگی ناری

لائی ہے اجل گھیر کے اس دشت بلا میں
وقفہ نہیں ساعت کا کسی کی بھی قضا میں

جان بر کوئی اس جنگ میں زنہار نہ ہوگا
اور گور سے لاشوں کو سروکار نہ ہوگا

۷۳

لشکر میں ہے شور قیامت
تھا فوج کا نظر میں ورق روز قیامت
ہر سینہ شجاعت سے تو ہے تنگ ہے ہمت
کہتے تھے حسینی ہے یہ کیا طرح ہے ہمت

۷۴

ہاں سوچ لے شاہ میں ہے کیا کیا
خصمت کو گیا ہے میں سلطان ہدا ہے
سب انبیوں میں ہے شبیہ کا صدا ہے
سب کہتے ہیں اب خاتم آل عبا ہے

۷۵

تھا ناگ سے ہی نیست کا بیچ ہی ہے
کہتی ہے یہ دریا کہ وہ تشنہ لب ہے
کہتی ہے یہ دریا کہ وہ ہے ہمت ہے
جو تیغ سے نہ کر کو اس کو بھی ہے

جانوں کی نہیں خیر نظر آتی ہے رن میں
جو سانس ہے پیغام قضا لاتی ہے رن میں

رخصت شہ مظلوم کو فرماتی ہے زینب
ہر مرتبہ بھائی سے لپٹ جاتی ہے زینب

یارب تو مرے وارث و والی کو بچا لے
یا بانوئے ناشاد کو دنیا سے اٹھا لے

www.emarsiya.com

[illegible]

غل آ شبیر کا لشکر میں تھا اک تہلکہ برپا
طائر کی طرح رنگ شجاعوں کا اڑا تھا
کہتے تھے یہ سب سامنا ہے آج قضا کا

لشکر میں ادھر آ شبیر کا غل تھا
رخصت ادھر ہوتے تھے شجاعوں کے حواس
غل خیمے میں وہ بانو کے حسینا کی صدا تھا
مصروف بکا وہ ماتم کی دونوں تھیں بکتا

فرزند سے فرماتے تھے یہ سبط پیمبر
کرتا ہے وصیت تمہیں یہ فدیۂ داور
خیمے کو مرے بعد جلا دینے سے لشکر
جو ظلم و ستم ہوں وہ اٹھا لینا سے دلبر

سردار جو تھے مضطرب الحال کھڑے تھے
اہل چل یہ تھی سب مرد جو ان پڑے تھے

شبیر بھی روتے تھے جھکائے ہوئے سر کو
اور سینے سے لپٹائے تھے بیمار پسر کو

لائیں جو عدو طوق تو گردن کو جھکانا
پہنائیں اگر بیڑیاں تو پاؤں بڑھانا

جلا جو گرے خیمہ شبیر زمین پر
اور زینب سلامت ہوں بہن بھائی کے گھر
لیں سکینہ شقی کوفی کی سکینہ سے جو کم
ان سے تو شکایت کی حکایت نہ بنے ہم

پھر زینب بے کس سے یہ شبیر نے فرمایا
اس وقت سے بیٹے میں ہر اول نہ ہوا
اس بھی میں کہ تو نانک سے پیمبر ڈالا
جن پاؤں کو تھا پیار سے اس نے نہ ہوا

اب ہو بھی نہ رخصت کہ دل اپنا ہے مضطر
بیٹے کا مرا لیکن صاحب دلاور
ہے صدمہ مجھے نکاہ فراق علی اکبر
دم رکتا ہے سینے میں نکلیں نہ ہو دلبر

اعدا کے یہ سب ظلم اٹھانا مرے پیارے
جز شکر خدا لب نہ ہلانا مرے پیارے

اب آنکھ میسر نہیں آغوش لحد ہے
ان ظالموں کے ظلم کی بہنا کوئی حد ہے

بھائی نہ بھتیجا ہے نہ غمخوار ہے باقی
مشتاق شہادت یہ دل افگار ہے باقی

اسغزیز بیٹے ہیں اب سے رن کا مرے فساد
غلام رسول کو علی کو بھیجے لا دو
بیٹا زرہ جیسے در کرار دیکھا دو
مصروف کے بھائی کو ان کی ہوا اتحاد

فرمایا جب اس سے شبیر نے رو کر
دل تھام کے بولے گی زینب یہ فطر
رو رو کے کہا اسے خلف ساختے کو
جب آ بھی گئے کو ان کے بھی ہو بیٹے

وارث نہ رہے کوئی تمہارا پسر کا
جن جن کا سہارا اتحاد ہے بھی اس کا
دیکھو نہ پڑے خاک پہ بیٹے کی سر کا
سر نیزے پہ کر دو نہ زمین پر جو کہیں کا

حمزہ کی سپہر نیغ علی خود بنی ہے
سب چیزوں کا وارث یہ حسین ابن علی ہے

تم گلشن فردوس کو آباد کرو گے
پردیس میں ماجائی کو ناشاد کرو گے

فرمائیے پھر کس کا لعین خوف کریں گے
لوٹیں گے ہمیں قہر خدا سے نہ ڈریں گے

www.emarsiya.com

۳۴

کرنا وہ سخن حسین فرمانے لگے
دیتا امت نے جفا تا تو تجھے
رہ جائیگا بحشر میں بے کس و بے یار
نیزوں کا کیا سبط پیمبر کو نشانہ

۳۵

سر پہ کو جا تا ہوں میں اب وہ ہیں
کر شش ہے ہر بھی کے فاتح
وقت آیا ہے ہر گز نہیں تسلیم دنیا میں
کچھ دیر نہیں اب ہے میں ہی خدا ہیں

۳۶

تا خیر کا یہ وقت نہیں ان کی نہ کرو
چیز میں شبیر کی ہو میں اس وقت وہ لاؤ
فرمائی ہے شاہ کہ تجھے آج چھپا دو
چلا ہے کی اور دیکھی سکینہ کو بچا دو

بلوے میں پھرایا ہے نواسی کو نبی کی
امت نے یہ کی قدر رسول عربی کی

مشتاق شہادت کا حسین ابن علی ہے
اب امت احمد کی شفاعت طلبی ہے

جاتے مجھے دیکھے گی تو روئیگی سکینہ
سر پیٹے گی اور جان کو کھوئیگی سکینہ

۳۷

زینب نے پکارا کیا اک نالہ جانکاہ
لائیں وہ تبرک جعفر شہ ذیجاہ
آئی یہ ندا شبیر سے اے خدا اللہ
تو مالک کونین ہے دارین کا ہے شاہ

۳۸

سنکر یہ ندا کھنچ گئے سبط پیمبر
میں بندہ ہوں تیرا تو خالق ہے
بیٹھے ہی عنایت کا ادا کیا کیونکر
بدن خوش ہے تیری راہ میں جان کا ہم

۳۹

تھے عازم جنگاہ ادھر سبط پیمبر
اور خاک پہ غلطاں تھی ادھر بیکس و بیکس
فرمایا شہ نے بہن سے اے بہن
خدا ہے تمہیں سونپے گئے ہیں برادر

مقبول خدا یہ تری تسلیم و رضا ہے
ہمنے تجھے کونین کا سرتاج کیا ہے

سر نیزے پہ ہو سبط رسول عربی کا
موقع ملے امت کی شفاعت طلبی کا

نانا نہیں سر پہ ہے نہ بابا ہے نہ ماں ہے
جز حق کے مددگار نہیں کوئی یہاں ہے

۴۰

یہ کہکے جو شبیر نے پوشاک اٹھائی
زینب نے کہا جاتا ہے ہر ایک ہمراہی
جنگل میں تھی آتی ہے ہمراہی کی
پھر اور کے ان جانکہ یہ زیبا نہ تھا

۴۱

عامہ محبوب خدا زینت سر رکھا
یہ میں زرہ حیدر کرار کو پہنا
زہرا کی ردا کو اجداد کا پہنا
پوشاک سے کر ایک کو اندھا

۴۲

آمادہ تھے جانے کو ادھر سبط پیمبر
کرتے تھے ادھر اہل حرم نالہ و فریاد
اور سب پہ لشکر میں خبر پہنچی
وقت نہیں کچھ آمد شبیر میں ہم

پوشاک جو زیب بدن شاہ ہدا تھی
وہ حلہ فردوس سے تحفے میں ملا تھی

حمزہ کی سپر پشت پہ ڈالی شہ دیں نے
لی تیغ علی دوش محمد کے یکیں نے

رہوار در خیمے پہ طیار کھڑا ہے
اور خیمے میں غل اے حسینا کا پڑا ہے

www.emarsiya.com

۴۳

ایک ایک سے کھلا یہی کرتا تھا فقرہ
آ کر مین حسین ابن علی کے نہین ہین
پھیلے ہوئے دامن مین ہیں کیا کوئی بھیک

۴۴

آئی ہمت تو لشکر مین تھا یہ کہا
ہو کر سلح حربہ برآمد ہوئے مولا
رہوار فرس شاہ کے خود دوڑتا آیا
کوئی تھا تھا بھیجا جو رکاب شہ والا

۴۵

موسیٰ کوئی باقی نہ رہا تھا نہ ہمزہ
لے تا قاسم و عباس نہ تھے اکبر بیکس
تنہا تھی پہ اپنی شہ مظلوم نے کی آہ
تھی دریہ کی بیخ کے بنیاد الٰہی

تیغ نکر شیر خدا ارن مین چلے گی
مہلت ملک الموت کو دم بھر نہ ملیگی

جو تھا سنے والے تھے رکاب شہ دینکے
پہلے ہی ہوئے آہ وہ پیوند زمین کے

فضہ نے تو آ زینب مغموم کو تھا نبا
زینب نے رکاب شہ مظلوم کو تھا نبا

۴۶

صدمہ ہوتا تھا اسوقت امام مدنی کو
چلتا ہی جگر ناقہ کے کھوں اپنے کو کر
زینب کے نکل آنے سے تھرا گئے دلدار
اشک آنکھوں مین بھرا کے کہا آ مقدر

۴۷

جب لشکر فرس پہ گئے سلطان مدینہ
لپٹی بصد اندوہ و بکا بوسہ کے سکینہ
کہتی تھی کہ اصدا کے دو نہین کہ آ کینہ
اماں نہین بابا کے بہ بچنے کا قرینہ

۴۸

زینب نے کہا شاہ سے اے فخر دو عالم
اب بیٹھے ہین ناداں کو بچا لیجئے خود آ کر
ایسا نہو بڑھ آئے ادھر فوج ستمگر
اور دیکھ لے اکبر کو دریچے پہ کھلا سر

ناموس محمد پہ مصیبت یہ پڑی ہے
میدان مین بنت اسد اللہ کھڑی ہے

چلا دونگی تڑپونگی مین گھبراؤنگی اماں
جائینگے جو بابا تو مین مر جاؤنگی اماں

یہ دشمن ایمان مری غربت پہ ہنسینگے
ناموس محمد کی مصیبت پہ ہنسینگے

۴۹

زینب کے رکابون سے سکینہ کو چھڑایا
گود مین لے لیکے چلی دختر زہرا
ناداں کے رونے پہ وہان دختر زہرا
زینب نے تسکین پہ سکینہ کو رکھا

۵۰

زینب نے میدان کی طرف لکھ کے اچھالی
اک مرد ولی جو دیکھ کے رنگ چھلا
رو دیا ہون کے چھپ کے اگر زینب آئی

۵۱

جب وارد شاہ ہوا لشکر شبیر مین
تاریک جہان ہو گیا اعدا کی نظر مین
جرار جھپٹنے لگے منھ دیکھ کے شیر مین
اور خوف سے اعدا تھا جا بیٹھا گھر مین

عباس کے لینے کو فقط جاتی ہین پیاری
خیمے مین سے انکو لئے آتی ہین پیاری

پیدل یہ تھے اسوار سوار دو پہ اجل تھی
شمشیر قضا مین نہین کچھ رد و بدل تھی

دل سرد لڑائی سے تھے بی چھوٹ گئے تھے
بے جنگ و جدل خوف سے دم ٹوٹ گئے تھے

www.emarsiya.com

۵۲

دنیا کا کلیجہ ہلا کیا بند بھی دی
چھاتی ہوئی ہر ایک کی چھید چھید دی
باقی کسی میں بھی وہاں جرأت نہ دی
گرمی نہ تھی نہ بغض نہ کینہ نہ کچھ دی

۵۳

ہیبت یہی گردوں کا کلیجہ کانپ رہا تھا
فرشتہ بدلو کو کیا ہیبت جل کانپ رہا تھا
سما ہوا فتنہ تھا دغل کانپ رہا تھا
یہ خوف تھا گردوں پہ زلزل کانپ رہا تھا

۵۴

جو چیز تھی شہر رہا تھا سو کر بیدار
اور ہو گیا ہیبت سے دل اور دیدار
کرنے لگا ہر جگر کنار دن سے کنار
ہوا لہو خار ان بھی تھا بے نظارا

دل کانپتے تھے خوف سے تھراتے تھے ظالم
بے جنگ و جدل ڈر سے مرے جاتے تھے ظالم

بکھرا کے سر افیل پکارے کہ یہ کیا ہے
بے پھونکے ہوئے صور کے کیوں حشر بپا ہے

ہیبت سے ملائک کا جگر کانپ رہا تھا
مریخ لیے تیغ و سپر کانپ رہا تھا

۵۵

رن کی وہ زمین تھی کہ گھوڑے نہ کھڑے تھے
دریا میں روانی نہ تھی ساکت تھے طلاطم
اور زور مرا کی نہ تھی تاب مجسم
تھے خشک ہوئے خوف سے خطرے لب قلزم

۵۶

بکھرا ہوا پھرتا تھا سب خیمہ و خرگاہ
یعنی پہ سعد خفا کا رو بد اختر
سردار رہے کہتا تھا لعین تیغ کا در
لشکر پہ ابھی ہے ہر اسیمہ و مضطر

۵۷

دریا کے نہ تھا جوش نہ جنگل کا تلاطم
دریا بھی لا شوق سے پھیلا تھا بیابان
اک غول سے کہتا تھا کہ دریا کا ہے طوفان
پانی نہ ملے پیاسے تو کیا کیا ہے طوفان

دریا پہ تھی تاثیر سہیل یمنی کی
آندھی تھی جگر بند رسول عربی کی

اب حشر کے سامان نظر آئیں گے زمین
جراروں کے بھی منہ کو جگر آئیں گے زمین

دریا کے نگہبان جو ہوں ہشیار رہیں سب
لشکر کے جری اُنکے مددگار رہیں سب

۵۸

اب ایک سوا اور نہیں ہے کوئی تدبیر
ہاں اپنی نہ دریا کی نہ جلیں گے تبر و تیر
تلوار چلے کی نہ چلیں گے تبر و تیر
پھر شوق سے سجاد کو دینا ہے تو دیجیے

۵۹

اک دم ہے یہ جو جنگ ہو جو ہے تو ہے
کچھ دیر ہے جو جنگ ہو جو ہے تو ہے
سب مر چکے اب ہی ہیں فقط سبط نبی ہے
سو انکے بھی اب دل پہ ہے داغ علی اکبر

۶۰

کم لاشہ ہے مشکل تو بھی اور ہیں بکھرے
شہ ہیں تو سب جنت و دوزخ کو بھیجے
اور ہیں دو دو ہے اسے سید ہو
لاشہ علی اکبر کا سر لو کہ دیکھیے

اور لوٹنا تم خیمہ شاہ شہدا کو
بندی بھی بنانا حرم شیر خدا کو

سر ہونے ہیں اس جنگ کے کیا دیر رہی ہے
بے جنگ و جدل فتح کی تدبیر رہی ہے

مر جائینگے دیکھیں گے جو وہ لاش پسر کی
حاجت نہیں نیزے کی نہ شمشیر و تبر کی

www.emarsiya.com

۶۱

یہ جنگ ہوئی فتح کی تدبیر ہے یارو
گر جنگ کرو آگے بڑھو مورچہ رو کو
سر دیکھا نہیں کسی کو لی ہے دوگار ہے
جرات جو کرو نیزے کی نوکوں پہ اچھالو

۶۲

یہ سنکے کہا سب نے کہا بجا ہے ہماری
اس بات میں بھی ہے لکھ شبیر بھی ہے
رن میں نظر آئیگی ابھی قدرت باری
کچھ کہنے کی حاجت نہیں اب وقت ہے ہماری

۶۳

شبیر کے لڑنے کا تو یار نہیں ہے
ناز ان کو ہے لشکر پہ بھلا ہو علم ہے
ہم آئینگے زنہار نہ اسد کے حرم میں
تو دیکھ تو جرات بھی ہے کیا فوج ہے

اب جائے تردد کوئی زنہار نہیں ہے
اک پیاسے کا کچھ سامنا دشوار نہیں ہے

شق ہوگا جگر خوف سے تھرائیگا ظالم
تو منہ سے لہو تھوک کے مر جائیگا ظالم

گوشوں میں کماندار کھڑے کانپ رہے ہیں
نیزے لیے جرار کھڑے کانپ رہے ہیں

۶۴

یہ خوف ہے تیغوں میں کاٹھی سے ہلتے ہیں
ایسا ان کی صفیں کے سپاہی ہیں سہمے ہیں
غافل نہ ہو اب موت میں گھر ان میں ہیں
شہ کی تو بھی کتنی ہے ہیبت نہیں جاتی

۶۵

رن میں دھمکے کرتے تھے ایسے ہیں
ناگاہ سواری کی ہوئی گرد نمودار
تھا سے ہو کے صورت تھی رکاب دار
حر رن تو جا ہیں تھیں یہ کہ غازی ہے دار

۶۶

آدھے حیران دیدہ شبیر کی شاہی
تھا رن میں غل آگئی لشکر کی تباہی
سوار پر شان تھے مضطرب سپاہی
کہتے تھے قضا ہوگئے جنم کو پناہی

جان دیدہ و دانستہ جو دین ہو نہیں سکتا
یوں نقد حیات اپنا کوئی کھو نہیں سکتا

جبریل نے بڑھکر یہ یقیناً نہ صدا دی
آ پہونچی سواری پسر شبیر خدا کی

میدان وغا میں نہ امان پائینگے ناری
اب آنچ سے تلوار کی جل جائینگے ناری

۶۷

تم کے دیکھ کر یہ صدا شاہ نے دی
گر شہ نہیں کہا نہیں ہے شہ دین
ایک ایک سے پھر کے بھی کہا تھا تو
بچنے کی بتاؤ کوئی آ وقت نہیں ہے

۶۸

شبیر کو ناگاہ شہ دین نے جو دیکھا
جنگ اسد اللہ کا سا ان دکھایا
سر دوش ہو کے میں نہ دل لیکے پایا
تھا تیغ کا بعد رن میں یہ اللہ کا جلایا

۶۹

ملوار جو بھی ہوئی تیز رہوار ہوا تھا
پیر چمک کے گئی یہ سر اسے اتارا
دو ٹکڑے کیا تیغ نے رہوار کو رن میں
کا لیے لعنتوں کا تھا گرد شبیر میں نار

کسطرح سے ساکت رہیں جانوں کی پڑی ہے
بھاگیں تو کہاں جائیں اجل سر پہ کھڑی ہے

روحوں نے کیا عزم سفر خانہ تن سے
رخصت ہوئیں شمشیر شہنشاہ زمن سے

ہاں قبضہ شبیر میں شمشیر قضا تھی
رہوار سبکرو کی بندھی زین ہوا تھی

www.emarsiya.com

[illegible]

تھی ضیق مین جان سبکی سوے موت نظر تھی
آگے کا نکھ ہوش نہ پیچھی کی خبر تھی

[illegible]

کیا شک ہے فلک سیر براق نبوی تھا
یہ مرکب دل بند رسول عربی تھا

[illegible]

ٹاپون سے اڑا دی تھی زمین اُسنے جو رنگی
ہر مردم ابی کو ہوئی فکر کفن کی

[illegible]

تو کیا ہے ملک سیکڑون فرسنگ رہے ہین
ہمراہی سے میری مہ و خور تنگ رہے ہین

[illegible]

مین برق ہون رف رف ہون براق ہوئی ہون
مین مرکب دلبند رسول عربی ہون

[illegible]

پر نور تھا جنگل شہ والا کے قدم سے
رتبے مین فزون تر تھا گلستان ارم سے

[illegible]

مین محو جمال رخ شبیر ہوا ہون
اُس مصحف رخسار کی تفسیر ہوا ہون

[illegible]

سر وہ تھا کہ جو راہ مین خالق کی کٹایا
گردن پہ چلی تیغ مگر سر نہ اُٹھایا

[illegible]

والیک کی تفسیر تھین زلفین شہ دین کی
ہر بال پہ قربان تھی جان روح امین کی

www.emarsiya.com

۷۹

پیشانی پہ اندر کی لکھون مصحف ناطق
تھا جلوہ نما نور خدا اس سے سراسر
کیا پنجہ مژگان تھی جو ہو خیبر روئین
ابرو کی صفت مین ہے ہری غفل کا جوہر

۸۰

وہ لب کہ جو بوسہ گہ احمد مختار
قرآن تھے لعل ان پہ تبسم تھے گہر
چشمون کو جو ہون آپ سے حرم دیکھ کے شیدا
تھی رشک مہ شمع حرم بیٹھے اطہر

۸۱

فرزند ہے زہرا سے ہی گر ان کا
اور دست سخاوت مین تھے ماتم زیادہ
سینہ وہ جو گنجینہ اسرار خدا تھا
بازو صفت سے موصوف تھا اسکا

لکھون مین اگر قوس قزح انکو خطا ہے
محراب حرم انکو جو کہیے تو بجا ہے

دندان کی ضیا عقد ثریا سے سوا تھی
صدقے تھے گہر کان جواہر بھی فدا تھی

یوسف سے سوا حسن مین دلبند نبی تھا
یعقوب کا بیٹا وہ یہ فرزند علی تھا

۸۲

پڑھتا تھا جبرئیل یہ خاموش ہو کے اور
اے شاہ بیوریہ ہم رضا ہے جہان کا
سلطان عرب شاہ عجم دین کا ہون تاجدار
سرتاج جہان سب ملائک نے دیا اور

۸۳

مداح خدا جسکا ہے قرآن مبین ہے
دم جسکا بھرے خضر کا باغ یقین ہے
عاصی جو ہو الفت کا طوفان مین ہے
غنچہ جو کھلا گلشن ایمان مین ہے

۸۴

تورات مین انجیل مین مداح ہے اور
اولاد مین آدم کے مدد انکو ہے ہر
بابا ہے علی نانا ہے نبی خیبر شاہ
نانا ہے نبی خیبر شاہ نجف

میرے لیے سجدے کو دیا طول نبی نے
کاندھے پہ چڑھایا ہے رسول عربی نے

مصباح سر طور ہون مین رہبر دین ہون
مین مصحف ناطق ہون مین قرآن مبین ہون

بخشا ہے شرف ہمکو دو عالم پہ خدا نے
بھیجا ہے ہدایت کو ہمین رب ہدا نے

۸۵

لو باغ جنان قسم ہے مین نہ جاؤ
گر ہی کو دو چھوڑ رہو بہت آؤ
سب کو نبی ذات کو لیں شرف جو
حق ہون سے منتخب ہے تم بھی ہو

۸۶

مین نفس نبی کا سر دار ہون یارو
جن ملک و انس کا مدار ہون یارو
خندہ ملک زمین کا دلدار ہون یارو
تخت جگر حیدر کرار ہون یارو

۸۷

خالق نے مرے طالع فرزان کیا ہے
اور خوان کرم کا مرے مہمان کیا ہے
باعث سے مرے صاحب ایمان کیا ہے
حق نے مرا مداح و ثنا خوان کیا ہے

تخت دل زہرا ہون جگر بند علی ہون
پروردہ آغوش رسول عربی ہون

مین گلشن احمد کا تر و تازہ ثمر ہون
واللہ مین بنیان امامت کا گہر ہون

شمع حرم لم یزلی کی مین ضیا ہون
سرتاج گروہ رہ تسلیم و رضا ہون

www.emarsiya.com

۸۹

ہم جو ہیں نسل نبی ہیں ہم ہی ہیں بیٹے علی کے
اور یہ لکھے ہیں روان کیونکر یا کیا ہیں
گر ارادہ صدمہ کا ہو آگے ہمیں چلا دیں
ہم ہیں ایسے ہی ہم ہیں ہم کیسے دکھلا دیں

۹۰

آ جو ہیں کفر کی ظلمت میں نجاتی
زندہ یہ مخلوق رہا ہے نہ باقی
ابلیس کی امید جو کچھ تھی وہ برآئی
سب خلق خدا ابلہ و مسرور اٹھائی

۹۱

کیسے ہیں بھلا کس کا پدر خلق ہوا ہے
قربان محمد نے پسر کیسا کیا ہے
وہ کون ہے جو شہ سے زہرا کے بڑا ہے
تم ہیں سے بتا دو یہ شرف کس کو ملا ہے

جھکے نہ پاک عرش پہ جا کر اتر آئیں
جو وہ رہ حق میں ہوں انہیں کو نظر آئیں

آنے سے مرے کفر جو معدوم نہوتا
فرق حق و باطل کبھی معلوم نہوتا

نانا ہو نبی کس کا پدر کس کا علی ہے
جز میرے بھلا کون ولی ابن ولی ہے

۹۲

سید ہوں میں ہاں فرزند حسن ہوں میں
میں قتل کا زنہار مرا ہو نہیں ہوں
غمخوار رسا کیسے میں ہوں آل نبی ہوں

۹۳

شہ نے جو کہا وہ تو کیا کیسے وہ مقدور
ہے نام رسول عربی خلق میں مشہور
کیا کیا کریں ہم حکم ہے حاکم کے ہیں مجبور
ہے فتنہ تمہارا بدل جان کے منظور

۹۴

کیا کیا ہے تمہارے ارادے پہ پیدا
ہنسنے کیا ظالم ہی ارادے پہ پیدا
ہے ہے کیا شبیر اسے قوم ستمگر
ہنسنے کیا ظالم ہی ارادے پہ پیدا

کس دین میں سید کا کہو قتل روا ہے
اے شاہ ہو تمکو نہیں کچھ خوف خدا ہے

حاکم کے فقط حکم کی تعمیل کریں گے
ہم احمد و حیدر سے نہ ہو وقت ڈریں گے

تیروں سے جگر سید مظلوم کا چھالو
کلمہ پڑھو نانا کا نواسے کو نہ مالو

۹۵

بولے وہ کہ کیا ہیں ہم آل نبی ہے
کیسے شہ کہا تو ہی عالی نسبی ہے
اچھا ہمیں تم سے ہو وقت گرفتار ابھی ہے
پیشی ہے تمہیں ہو وقت گرفتار ابھی ہے

۹۶

خود آپ نے جنگ حسن دین کا ہے جبر
فرمایا یہ اعدا سے کہ اے قوم ستمگر
ہے جبر کا کرنے ہو مجبور سمجھ کر
اے خانہ کو دیکھو ہی تو اور کیا ہے جبر

۹۷

فرما کے یہ شبیر نے شمشیر علی کی
بجلی کی طرح خصم پہ تلوار وہ چمکی
بلکیں یا برش تھی تیغ دو دھاری
جس صف پہ چمکی وہ کٹی سر کو ہی ڈھلکی

اب کام نکلنا ہمیں اظہار نسب سے
آمادہ ہے رزم کو طرفی فوج ہر کرب سے

ظاہر یہ ابھی حشر کے آثار کرے گی
وہ آنچ ہے اسکی کہ جو فی النار کرے گی

تیغ شرر افشاں جو اٹھاتی تھی سر دنکو
ہر دم ملک الموت بچاتے تھے پر دنکو

www.emarsiya.com

۹۷

نور و ظلمت زمین و آسمان کی لرزہ براندام تھی
تھرا رہے تھے کہ جنت بپا ہو گیا محشر
دیکھا طرف خیمہ تو شہ ہو گئے شہ
تھا تیغ کا جوہر یا ہست کا شہ اور

رن سے قدر انداز تو منھ موڑ کے بھاگے
جو تیر کمانون مین تھے جی چھوڑ کے بھاگے

۹۸

چمکا تھا سیف دو دریا کی طرح تھی موج
صفین مین تھے تھی بھاگی صف کفار
ہیبت سے مری گرتے تھے جرار پہ جرار
لب بند کیے سیف زبان کے دم گفتار

آتش مری جنگ نہ پانی مین امان ہو
گر طور پہ چمکون مین تو بے نام و نشان ہو

۹۹

شبیر کی اولاد نے رہا نہ ہے خبردار
روشن ہو گیا بدر مین جو کچھ تھا ہے پیکار
غازی ظفر و فتح ہو نصرت دو جلو مار
اک وار مین کر دیتے ہین کیونکر ہین انکار

چمکون جو مین سب محو تماشائے اجل ہون
آگے بڑھے مجھسے تو قلم ہائے اجل ہون

۱۰۰

آفاق مین ہے مرا لقب فاتح آفاق
اجل کی مدد کار ہون جب میں کی ہون نکیا
جل جائین مری آنچ سے جن بھی ہو جلا
ہر وقت مرے ڈر سے اجل آتی ہے بیدار

نابین نہ سمجھا انھین یہ راہ فنا ہے
جوہر نہین کھولے ہوئے آنکھونکو قضا ہے

۱۰۱

کبر مین امان مجھے کوئی نہین سکتا
اور تیغ ہے زہر پیش مرے آ نہین سکتا
چار آئینہ صورت مجھے دکھا نہین سکتا
اندھی بھی مرے سامنے لہرا نہین سکتا

تا حشر مرے زہر کا تن سے نہ اثر جائے
کاٹون مین جسے لہر نہ آئے کہ وہ مر جائے

۱۰۲

جس کی اجل آئی وہ مرے سامنے آیا
ہر گز نہ اٹھا وہ جسے نظر دن کر آیا
اک مرتبہ سر کٹ کے بھی منھ اٹھایا
اک ہاتھ مین تن دوسرے مین کو جو بنا بنایا

پر کالہ آتش یہ ہون بجلی کو جلا دون
پانی بھی وہ ہو طور سے شعلے کو بجھا دون

۱۰۳

ہین گردن کشی کی لوحا شاہ کی گردن
دل سینے مین پہلو مین جگر ہاتھ کی گردن
بچھا ہین صفین ان کی جو ہین ڈھیر کی گردن
لاشون سے ہوئے پر ان کے ہیکلون

گر فوج سکندر بھی ہو ہرگز نہ گرون مین
دریا مین قلم ید کو سکندر کے کرون مین

۱۰۴

تلوار جدھر بجلی کی طرح لگے جو ہر
رن اپنے لگا جنگ لگا کا نہ تھا تھم
دشت سے چھپا سم کے گرد زمین بند
خنجر کے مانند ہوئے اسد سکندر

انسان تو کیا ہوش نہ جانکے آرے تھے
سہمے ہوئے سجدے مین فرشتے ہی پڑے تھے

۱۰۵

جب تیغ چلی دشمن کی چھوڑ کے بھاگا
دل سینے کو پہلو کو جگر چھوڑ کے بھاگا
جرار پہ اک تیغ دو ہم چھوڑ کے بھاگا
چلے کو کمان تیر کو چھوڑ کے بھاگا

خورشید فلک گوشہ مغرب مین چھپا تھا
اندھیر یہ تھا ظہر سے دن بھاگ گیا تھا

www.emarsiya.com

۱۰۵

اس تیغ کی تھی تیغ کی ہیبت جو بین
سر سبزی کا مطلق نہ رہا نام شجر بین
تن ناریون کے ریگ پہ تھے رنج مقرر بین
اعدا کے رہی کچھ ہوس جنگ نہ سر بین

۱۰۶

پیدل جو پہنچ کر جھکے سوار و نہ پہنچی
مقصود خدا کا یہ شعار و نہ پہنچی
نا بجر بہ دیجر بکار و نہ پہنچی
صدما کا ہی کیا ذکر ہزار و نہ پہنچی

۱۰۷

زردار جو تھا خوف سے زر چھوڑ کے بھاگا
بل چل پہ تھی اشتے کو گر چھوڑ کے بھاگا
شاخ شجر کو ثمر چھوڑ کے بھاگا
جلاد فلک تیغ و سپر چھوڑ کے بھاگا

خشکی و تری گرمی و سردی نہ رہی تھی
نامردوں کو کچھ جرأت مردی نہ رہی تھی

پیدل کا نشان تھا نہ سوار و کا پتا تھا
یہ تیغ کی ہیبت تھی کہ رن کانپ رہا تھا

شمشیر بکف حیدر صفدر کا پسر تھا
تعظیم کو خم رن مین ہر اک تیغ کا سر تھا

۱۰۸

اس صف کو کبھی یا کبھی اس صف پہ چلا آئی
کبھی جلو مین کبھی صف کے صف اس پہ سمائی
اعدا نے کبھی جا کی رہا ان کی نہ پائی
دی طائر جاں کو قفس تیغ دہائی

۱۰۹

چار آئینہ خود کو جو شن کو بھی کاٹا
بکتر مین گئی تیغ تو جوشن کو بھی کاٹا
کیا ذکر سپر اور نہ کا ہو جوشن کو بھی کاٹا
کر تیغ نے ہار ان کا بھی لوہے کو بھی کاٹا

۱۱۰

وہ تیغ بلا تھی شفق خون مین گئی ڈوب
اور بلکہ شفق کی بھی اور بھی محبوب
تھا ناز و ادا شوخ و غمزہ و ناز مرغوب
عشاق جو تھے بوالہوس اس کا محبوب

سب کہتے تھے یہ تیغ ہے یا قہر خدا ہے
منہ پر کوئی اسکے کبھی چڑھکر نہ بچا ہے

تلوار تھی یا برق تھی یا سیل فنا تھی
تابع ملک الموت تھے قبضے مین قضا تھی

برش کے یہ جوہر تھے تلوار مین دیکھے
سر سیکڑون اوڑتے ہوئے تلوار مین دیکھے

۱۱۱

ہر نخل تھا تیغ و دو دھار کے کرا تھی
میدان مین سر اڑ کے تھا کرا تھی
پیشانی پہ چوٹی تو عدو کا تھا کرا تھی
منہ پر جو چوٹی تھی صاف کرا تھی

۱۱۲

گردن کے اڑانے مین بجلی تھی
کشتون کے دو انبار لگانے مین بجلی تھی
بجلی کی چمک سب کو دکھانے مین بجلی تھی
رنگ ظفر و فتح جہانی مین بجلی تھی

۱۱۳

بے بیج اسد اور نہ تھا مہر درخشان
بے راہ نہ اترے تھے نہ تھا گنبد گردان
تھی فہم تو جگر مین یہی عقل تھی حیران
آئینہ شمشیر کا تھا یہ طوفان

بل کس نہ یا دم خم تھا بیا تیغ دو سر کا
جھنجلا کے گری جیسے زمین سے نہ وہ سر کا

سردار و نکے سینون مین تھی سوئی کے جگر کے
جرار و نے منہ ڈھانپے تھے گونگھٹ مین بیر کے

افلاک پہ ترقی ہوئی ماہی نظر آئی
کشتے فلک زیر تباہی نظر آئی

www.emarsiya.com

۱۱۴

دریا میں بہادر سے گھوڑے کے بھاگے
پیادوں کا تو شبلوں کو چھوڑ کے بھاگے
تاریک شب نور سے چھوڑ کے بھاگے
اوپر نہ شمع ملکیہ زنجیر کے بھاگے

۱۱۵

زمین پہ تزلزل تھا کہ تھرا رہا تھا بدن
ڈر سے خدا انداز دنگی ہوئی تھی تیر
زائل تھی خود سکی پہ اگر کندہ تھی نفر
کہتے تھے سب یہ مدعی بن کے بچہ نہیں

۱۱۶

اک دشمن ایمان حسینی ہوئی جو گرفتار
بولا لعین ہوں سر دربار جاگیر کا اقرار
ہو شرط کہ یہ چھوڑ دیا جائے گا اقرار
بولا پسر سعد نہیں تجھ کو ہے انکار

اہل چل یہ تھی نیزہ دنکو تو پھل چھوڑ کے بھاگے
جو ہر رخ شمشیر سے منہ موڑ کے بھاگے

تیغ کمر حیدر کرار رکھی ہے
جو بدر میں چمکی تھی وہ تلوار رکھی ہے

جاگیر کا خواہاں ہے تو کر عزم وغا کا
یہ وقت ہے حاکم سے رفاقت کا وفا کا

۱۱۷

پیکے سمھالی جو تیغ لعین نے
بیکلیا ہاتھ میں اس دشمن دین نے
نفرین تو کی جیسے نے لعنت کی لعین نے
نسل کیا داغ سیاہی کو جبین نے

۱۱۸

اک گرز گران سکے چلا دشمن حق پہ
سردار کے کہتا تھا کہ اب بھاگیں گے
تدبیر یہ ملعون کی ہے تیر تفنگ
اور موت کا کھو بیٹھے ہے بدلے بھی لعین

۱۱۹

تھیا بجی جسم پہ رہوار بیکا
اور موز زمین ملعون نے دیکھا
ہوئے کو جو رخصت پہ سعد سے آیا
دی ان کی رضا اور یہ لعین کو بتایا

شبیر سے ملعون نے کیا عزم وغا کا
گمراہ کا پیرو تھا عدو رب ہدا کا

کلمے کا رہا پاس نہ کچھ دشمن دین کو
تھی خلعت و جاگیر کی امید لعین کو

گر فتح تو پائے گا تو انعام میں دونگا
اور نذر میں تجھ سے سر شبیر میں لونگا

۱۲۰

رخصت ہوا ملعون چلا جانب رہوار
اور خیمہ سے ہو بھیجو بکو جیسا تھا بد اطوار
کہتا تھا کہ ہمسر نہیں میرا کوئی زنہار
ہل جاتا ہے نعرہ سے کہ بیکار

۱۲۱

گرد اس کے دہن جو گیا پشت فرس پہ
افلاک سے نفرین کی صدا آئی کمر پہ
تھا خود وہ جہنم کا فرق پہ اور برق تھا بکتر
چلا آئینہ ملعون کی تھا صورت کمدر

۱۲۲

سید انبیا گھوڑے کو دوڑاتا ہوا آیا
سردار کو فن اپنا دکھاتا ہوا آیا
اور شاہ حسین شور مچاتا ہوا آیا
سوفار کو چلے سے ملاتا ہوا آیا

یکتائی زمان ہل دمان شیر زبان ہیں
آفاق میں ہمسر نہیں دیکھا وہ جوان ہیں

گھوڑے کی لچکتی تھی کمر بار لعین سے
ہوتا تھا گمان کوہ نکل آیا زمین سے

بد کیش و سیہ قلب تھا اور دشمن دین تھا
کندہ سا بنا آتش دوزخ کا لعین تھا

www.emarsiya.com

١٢٣

اس شکل سے آیا بحضور شہ والا
ہر بات سے موزوں کہ کھا زیب ہے جیسا
اللہ رے شجاعت ہوئی ایسا ہے گویا

آفاق میں مشہور ہے جاعت ہماری
خوار ان غنا سے ہوں لے فاصد ہماری
لعون ہے کیا ہے تو قضا آگے بچاری
جاتا ہے کہاں ہو کے غضب میں ہے ہماری

١٢٥

مغرور ہو جا کیوں ہے غالب بہ اطوار
نخوت سے کھا کرتے ہیں شبیہ کے گفتار
روم و یمن و شام میں مشہور ہوں جرار
جرات سے ہے ہوتے ہوں اور ایسا بھی بھار

رستم کا جگر پھاڑ دوں وہ شیر ژیان ہوں
اور زال کو پٹکوں نہیں زمین پر وہ جوان ہوں

مالک نے ندا دی کہ میں مشتاق ہوں اسکا
لے ملک الموت میں قزاق ہوں اسکا

آفاق میں شہرہ ہے مری تیغ زنی کا
گھر ہو جگر سنگ میں برچھی کی انی کا

١٢٦

لے دیکھی یہ تقریر شہ ذی جاہ
غصے سے لگا کانپنے ابن اسد اللہ
فرمایا شجاعت سے مری تو نہیں آگاہ
آگے مری تلوار کے ہے کوہ پر کاہ

١٢٧

آب دم شمشیر طوفان ہیں آئین
گر بار ہے ہو تیغ کا دریا آئین
تو کیا ہے ہزاروں بھی ہو جنگ آئین
نہ زرہ خود و سر پہ نظر آئین

١٢٨

دشمن کے اگر سر پہ ہے گرز گران بار
ہو رد بفضا شت دکھا سے دو چکار
غصے میں ابھی آگے جو میں کھینچ لوں تلوار
خفر کے زمین کانپے آسمان دو دار

تیغ اسد اللہ کا وارث ہوں جہاں میں
شہرہ ہے شجاعت کا مری کوہ و کہاں میں

ہم دشمن ایمان کے لیے قہر خدا ہیں
دینداروں کے دار ہیں ہم عقدہ کشا ہیں

باندھوں جو پیے رزم میں دامن کو کمر کو
ڈر ڈر کے نہاں دامن صحرا ہو نظر کو

١٢٩

گر دو صلہ جنگ ہو دلیں تو ادھر آ
اور بیکو نبی زادے سے بندہ ذرا آ
ہاں آج کھینچ کے تلوار کو اے بے شرا آ
شبیر کو بھی جنگ ہے اے بے ہنر آ

١٣٠

کچھ دیر شجاعت سے ہمارا کیا بھالا
پھر کو چڑھا تیغ کو تو کر کے نکالا
تنہا تھا ادھر فاطمہ کی گود کی پالا
پر ہیبت مظلوم سے تھا دل تو دہالا

١٣١

جب بیچ نے خاطر کے خطا کی تو ہوئی ہے
تو نے ظلم کے بچے پہ مظلوم
تو نے کیا دار تو شہ رہ ہوا وہ شوم
خالی جو کیا دار تو ہے آلو ہے معلوم
سمجھا یہ حسین جان کا بچا آلو ہے معلوم

کیا منہ جو مری ضرب کو روکے تو سپر پر
رکتی نہیں تلوار یہ جبریل کے پر پر

چلے سے رہا تیر کیا دشمن دین نے
پر اپنا سپر اکے کیا روح امین نے

قابو میں مرے پاؤں نہیں ہاتھ نہیں ہیں
ہے فہم کہیں عقل کہیں ہوش کہیں ہیں

www.emarsiya.com

۱۳۲

کیا وار کرون دست سر دست تو شل ہے
جی چھوٹ گیا جنگ سے طاقت بدن خلل ہے

جھنجھلا کے کیا وار جو نیزہ بکا لعین نے
اس بند سے ہر بند کو کاٹا شہ دین نے

نیزے نے کیا کام جو موسیٰ کے عصا کا
ہر بند نے بس کھول دیا بند قضا کا

۱۳۳

جب آگ سنان تشنہ لب لعین آئی
دی تیغ بدست اشقی لعین نے دوہائی
گھبرا کے جو بھاگا تو اجل سر پہ آئی
غلطی سے سر نعش موت کا بن سنان نے لائی

جاگیر کہاں قعر جہنم کے سوا تھی
تقریر جو خلعت کی تھی وہ بے سر و پا تھی

۱۳۴

جب تیغ بدست اشقی لعین نے دکھائی
تلوار کو اٹھا کر جو شہ دین نے دکھائی
اعجاز دکھاتے تھے مگر بوطرب سالت
بجلی سے چمکتی ہوئی موت کی برخ
تیغ شہ دین کی جو پلک موت کی برخ نظر آئی
انگھین جو کھلین آتش دوزخ نظر آئی

۱۳۵

جب تیغ شہ دین نے آنی نہ تھی موت
ہر برق میں سایان لعین نظر آئی

جھپکی جو پلک موت کی برزخ نظر آئی
انگھین جو کھلین آتش دوزخ نظر آئی

عل تھا لیا دوزخ کو شرارے نے شکم میں
ہے آج خزانہ مے قارون کے درم میں

۱۳۶

سیاہ لعین جو نے النار ہوا وہ شرارا
چورن میں کیا زہر ہلاہل کا پیارا
لشکر سے نکل کر یہ سب سے پکارا
اے سب بڑی ہو کو امان دے غدارا

زینب نے جو دیکھا کہ شہ دین ہے بے بس
دوڑے شہ دین کے لعین ہے بے بس
خود ان کی امان تیغ لعین ہے بے بس
سب بے بس و بے بس و بے بس و بے بس

۱۳۷

دنیا میں جو عمل ہو جو بھی ہے آتی
مٹتے ہیں بھی ہوگی جو جنت سے آتی
ہر گز نہیں کرنے کے علی مقدور سے آتی
کیا تو نے کیا آگ ہی جنت سے آتی

ہرگز نہیں اب جو صلہ جنگ نہیں ہے
طاعت جو کریں آپکی کچھ ننگ نہیں ہے

سچ کہتا ہوں یہ آپ سے کچھ زور نہیں ہے
اب جنگ کسی طرح سے منظور نہیں ہے

تیر و نسے جگر چھانا ہے ہمشکل نبی کا
مطلق نکیا پاس رسول عربی کا

www.emarsiya.com

[illegible]

دی مین نے امان جانکی انھین تو بھی امان دے
دینا جو سزا ہو انھین خلاق جہان دے

[illegible]

مجبور ہو نہین حکم امام دوسرا سے
ورنہ یہ نکلتے نہ کبھی دام قضا سے

[illegible]

شرمندہ مجھے حشر مین حیدر سے کروگے
محجوب مجھے بنت پیمبر سے گرو سے

[illegible]

چلنے سے نہ زنہار یہ معذور ہوئی تھی
بابا یہ مرے حکم سے مجبور ہوئی تھی

[illegible]

صدمہ تھا عجب دوش محمد کے مکین پر
غش آگیا گھوڑے سے گرے روے زمین پر

[illegible]

تڑپے یہ کہ غش آگیا سلطان امم کو
غل پر گیا شبیر گئے باغ ارم کو

[illegible]

تیغین لیے جو گرد ہر اک بانے شر تھا
قتل شہ مظلوم انھین مد نظر تھا

[illegible]

بڑھکر کرۂ نار سے میدان وغا تھا
ذرہ جو تھا خورشید قیامت سے سوا تھا

[illegible]

اس تب کا مداوا نہ مسیحا سے ہوا تھا
اُسپر جو لہو گرم شہیدون کا بہا تھا

www.emarsiya.com

۱۵۰

چلا کے زمیں کہتی تھی اے قادر مطلق
سید کا مسافر کا لہو بہتا ہے ناحق
خواہاں ہوں میرے حکم سے ہو جاؤں ابھی شق
شبیر کا خون خون پیمبر سے ہے مشتق

۱۵۱

درگاہ الٰہی میں یہ تھی عرض زمیں کی
زخموں سے یہاں غیر تھی حالت شہ دیں کی
جز یاد خدا اور خبر تھی نہ کہیں کی
مسند تھی زمیں دوش محمد کے مکیں کی

۱۵۲

وہ دھوپ وہ لون پیاس وہ جوشش سر کی
ہل چل نہ تھی جاتی تھی زمیں پاؤں سے سر کی
دشمن تھی جو سب فوج شہ جن و بشر کی
صورت نہیں بچنے کی تھی زہرا کے پسر کی

مجھ پر شہ بیکس کا اگر خون بہے گا
پھر روئے زمیں پر کبھی دانہ نہ اگے گا

سر تا بقدم خون میں تر سرور دیں تھے
تلواریں لیے مستعد قتل لعیں تھے

تیغیں تھیں کھچیں سیکڑوں اک جان حزیں پر
تھا فوج ستمگار کا نرغہ شہ دیں پر

۱۵۳

بڑھ کر کسی ماموں نے تلوار لگائی
ہے قہر کہ وہ فرق مبارک میں در آئی
ناموس نبی خیمے سے دیتے تھے دوہائی
غل تھا کہ لٹی جاتی ہے زہرا کی کمائی

۱۵۴

زمیں جو تڑپتے شہ مظلوم کو دیکھا
شمر ستم ایجاد نے خنجر کو نکالا
زہرا کی صدا آئی کہ کرتا ہے یہ تو کیا
اے شمر یہ ہے احمد مرسل کا نواسا

۱۵۵

سنکر یہ ندا کانپ گیا دشمن ایمان
لیکن طمع زر میں رہا اسکو نہ کچھ دھیان
آمادہ تھا قتل شہ مظلوم پہ اس آن
غش میں تھا پڑا خاک پہ بن شہ مردان

جلتی ہوئی ریتی پہ پڑے قبلہ دیں تھے
یہ پیاس کی شدت بھی بجا ہوش نہیں تھے

اسلام میں کیوں داغ لگاتا ہے تو ظالم
مرقد میں پیمبر کو رلاتا ہے تو ظالم

ہیہات ادھر خاک پہ شاہ دو جہاں تھے
ڈیوڑھی پہ ادھر اہل حرم گریہ کناں تھے

۱۵۶

پھٹتا ہے جگر حال لکھوں ذبح کا کیونکر
شمر ستم ایجاد چڑھا سینہ شہ پر
ہے قہر کہ سوکھا وہ گلا اور وہ خنجر
سر تن سے اتارا تو پیا ہو گیا محشر

۱۵۷

پھر شامیوں نے خیمہ شبیر جلایا
اور طوق گران عابد بیکس کو پہنایا
بندی حرم شاہ شہیداں کو بنایا
سب لوٹ لیا خیمہ اطہر میں جو پایا

۱۵۸

تھے قتل سے مظلوم کے خوش وہ ستم ایجاد
اور اونٹوں پہ تھے اہل حرم بادل ناشاد
ہے قہر کہاں طوق کہاں گردن سجاد
وہ طوق وہ زنجیر تھی بیداد پہ بیداد

شبیر کا سر کٹ گیا جب تیغ جفا سے
رونے کی صدا آنے لگی ارض و سما سے

پامال کیا لاشہ سلطان امم کو
کوفی طرف لیچلے سب اہل حرم کو

کانٹا جو گذر جاتا تھا کوئی کف پا سے
گل کی طرح کمھلا کے یہ کہتے تھے خدا سے

www.emarsiya.com

۱۵۹

[illegible]

۱۶۰

[illegible]

۱۶۱

[illegible]

باقی مین رہا ہون سو گرفتار بلا ہون
مظلوم ہون بیمار ہون محتاج دوا ہون

کنبہ مرا بے جرم و خطا قتل کیا ہے
بیمار پہ یہ ظلم لعینون نے کیا ہے

سر نیزے پہ ہے ابن شہ عقدہ کشا کا
ہے قید مین کنبہ یہ رسولؐ دوسرا کا

۱۶۲

[illegible]

۱۶۳

[illegible]

۱۶۴

[illegible]

ہے ہے پسر صاحب معراج کو مارا
ملعون نے کونین کے سرتاج کو مارا

ناموس محمدؐ کے نہین سر پہ ردا ہے
ہے قہر کہ سادات پہ یہ جور و جفا ہے

اپنے عمل بد کی سزا پائین یہ ناری
اب برق غضب سے ترے جل جائین یہ ناری

۱۶۵

[illegible]

۱۶۶

[illegible]

۱۶۷

[illegible]

جز ذات خدا وارث و والی نہین کوئی
اس فوج مین تو کینے سے خالی نہین کوئی

باز آتے نہ تھے وہ ستم ایجاد جفا سے
محشر تھا بپا رانڈونکی فریاد و بکا سے

خاموش اویس اب کہ نہین تاب بیان ہے
قابو مین نہ دل اور نہ کہنے مین زبان ہے

www.emarsiya.com